جلد ۳۲ | ۲۳ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۶۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو بخار آج کچھ زیادہ تھا۔ نزلہ وغیرہ کی وہی حالت ہے۔ جو پہلے تھی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو گذشتہ تمام شب سر درد کی تکلیف رہی۔ جو ابھی تک جاری ہے احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

دہلی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو اپنی بیگم صاحبہ کے علاج کی خاطر وہاں مقیم ہیں۔ سات روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت و عافیت کیلئے خاص طور پر دعا کریں۔

مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا کے ہاں لڑکی نیز ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

روزنامہ الفضل قادیان ―――― ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

اُمّ طاہر احمد مرحومہ مغفورہ کی جانگداز وفات

اور

احباب جماعت کا شکریہ

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

ہمشیرہ کی وفات کچھ ایسی درد انگیز کیفیت رکھتی ہے۔ کہ اس دنیا کی زندگی بے ثباتی کی ایک تصویر بن کر رہ گئی ہے۔ ابھی تک حالت یہ ہے۔ کہ مینار کا گھڑیال جب گھنٹہ بجاتا ہے۔ تو وہ میرے لئے "الرحیل" "کوچ" کا پیغام بن جاتا ہے۔ اس کی ہر ضرب دل میں ٹیس پیدا کرتی ہے۔ اور ہر آواز جسم کے روم روم پر بجلی گراتی ہے۔ اور درد انگیزی کی ناقابل بیان کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر شخص کی زندگی میں کچھ کچھ وقفہ کے بعد اسی قسم کا چونکا دینے والا حادثہ موت ضرور پیش آتا ہوگا۔ جو اس کی بنیادِ ہستی کو ہلا دیتا ہوگا۔ میری زندگی میں پہلا حادثہ جو ایسی کیفیت رکھتا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا حادثہ تھا۔ میں اُن دنوں کھیتوں میں تنہا نکل جاتا اور جی بھر کر روتا اور غمزدہ دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے بعد آنسو پونچھ پانچھ کر واپس اپنی جگہ پر آجاتا۔ میں بیروت میں تھا تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر اسی قسم کا حادثہ پیش آیا۔ یہ دوسرا گھڑیال تھا۔ جس کی چوٹ دل پر زور سے لگی۔ پھر والدین کی وفات پر یکے بعد دیگرے موت کے گھڑیال بجے۔ اور اب ہمشیرہ مرحومہ کا حادثہ ہے۔ اس کے آنے سے قبل اس کے تصور نے مرحومہ کی بیماری کے ایام میں مجھے کئی بار مرغِ بسمل کی طرح سجدوں میں تڑپایا۔ اور اپریشن سے پہلے جب ہمشیرہ نے مجھ سے کہا۔ بھائی! استخارہ کریں۔ اگر اپریشن میں خطرہ ہے تو رُک جائے۔ میں نے کہا استخارہ کی ضرورت ہے؟ قسم کھا کر ہمشیرہ کو یقین دلایا۔ کہ دعا کا یہ حال ہے۔ کہ ہر سانس کے ساتھ سینے کی گہرائیوں سے خود بخود نکلتی ہے اور سجدوں میں مَیں مرغِ بسمل کی طرح تڑپتا ہوں۔ ایسی حالت میں رسمی استخارہ کی کیا ضرورت ہے؟

جلسہ سالانہ پر تقریر کرنے کیلئے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مجھے لاہور بذریعہ فون تاکید کی کہ ۲۷ دسمبر کو دوپہر سے قبل میری تقریر ہوگی۔ اور یہ کہ میں ۲۶ تاریخ کو ضرور پہنچ جاؤں۔ میری جگہ کسی اور تقریر کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ صاحبزادہ طاہر احمد صاحب اُن دنوں میرے ساتھ ہی تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ میں اُمّی سے کہتا ہوں۔ وہ آپ کو اجازت دیدینگے میں نے کہا اجازت دینے یا نہ دینے کا سوال نہیں حضور قادیان تشریف لے گئے ہیں۔ بھائی (میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب) بھی قادیان چلے گئے ہیں۔ کوئی اپنا اب یہاں نہیں۔ میرا دل نہیں چاہتا۔ کہ ہمشیرہ کو صرف نرسوں کے حوالہ کر کے چلا جاؤں۔ وہ کیا خیال کرینگی۔ سب عزیز انہیں تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ خیال ان کو بیماری میں اور تکلیف دینے والا ہوگا۔ ۲۵ دسمبر کی شام کو میں اور طاہر احمد سلمہ اللہ تعالےٰ دونوں اُن سے ملنے کے لئے گئے۔ تو مجھ سے پوچھا۔ آپ جلسہ پر نہیں جائیں گے؟ میں نے کہا۔ کہ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ تو بار بار تاکید کر رہے ہیں۔ کہ میں تقریر کے لئے پہنچ جاؤں۔ مگر ادھر آپ کا بخار پھر تیز ہو رہا ہے۔ میرا دل جانے کو نہیں چاہتا۔ سہمگین سی ہو کر بولیں۔ بھائی! میں تو اس مبارک موقعہ پر کوئی خدمت کرنے سے رہی۔ آپ بھی میری وجہ سے خدمت سے محروم رہیں؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ ضرور جائیں۔ اور پھر جلدی چلے آئیں۔ میں آبدیدہ ہو گیا۔ نیکی اور بھلائی کا مجسمہ اور یہ بے بسی کا عالم!

پھر مجھے کہا بھائی! احباب جماعت نے مجھ پر بہت ہی بڑا احسان کیا ہے بیقراری سے میرے لئے دعائیں کی ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ ایک دفعہ مجھے صحت ہو۔ تو انکی خدمت میں جو کمی مجھ سے ہوئی ہے وہ پوری کر دوں، یہ کہہ کر وہ بھی آبدیدہ ہو گئیں۔

آخری دفعہ جمعہ کے دن ساڑھے پانچ بجے شام جب میں اُن سے ملا۔ تو تبھی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے انکی نبض میری موجودگی میں دیکھی۔ اور گھبرا کر باہر چلے گئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بہت سراسیمہ تھے۔ میں بھی انکے پیچھے گیا۔ فرمانے لگے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ نبض کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر دل کی رفتار حرکت ۱۱۲ (فی منٹ) ہے۔ اور یہی رفتار ۱½ دن سے ہے۔ دوسرے ڈاکٹر بھی حیران ہیں۔ میں پھر اندر گیا۔ ٹھنڈا پسینہ پیشانی پر تھا۔ پیشانی پر میں نے ہاتھ رکھا۔ ہمشیرہ نے آنکھیں کھولیں۔ مجھ سے فرمانے لگیں۔ سیّارہ حکمت (انکی بڑی بھاوجہ) کا کیا حال ہے؟ جو حال تھا۔ میں نے بتلایا۔ سنکر کہا۔ بھائی! آپ واپس جائیں۔ (انہیں اپنی بھاوجہ سے بہت محبت تھی اور یہ ہمیشہ شکوہ رہتا۔ کہ میں ان کا خیال نہیں رکھتا۔ بیماری کی حالت میں بھی چھوڑ کر سفر میں چلا جاتا ہوں) میں اس فقرہ سے ان کا مطلب سمجھتا تھا۔ خاموش باہر چلا آیا۔ اتنے میں ایک خاتون اُنکے کمرہ میں دوسرے دروازہ سے داخل ہوئی۔ اور انہیں دیکھ کر رونے لگی۔ میں گھبرا کر اندر گیا کہ اُسے منع کروں۔ مبادا نازک حالت میں بیمار کے دل کو صدمہ پہنچے۔ میں آہستہ سے اس خاتون کو سمجھانے لگا۔ ہمشیرہ نے آنکھیں کھولیں۔ اور مجھے دیکھا۔ جادو جمد کرتی ہوئی آواز میں فرمایا۔ ابھی تک آپ یہیں ہیں۔ فوراً قادیان جائیں۔ اور خفیف سا خوبصورت شکن ابروؤں کے عین درمیان نمایاں ہوا۔ جیسے کوئی روٹھ جائے۔ کہ کیوں اس کی بات نہیں مانی۔

میں نے کہا اچھا میں جاتا ہوں۔ مجھے السلام علیکم کہا۔ اور آنکھیں بند کر لیں۔ یہ پیاری بہن کا بھائی کو آخری سلام تھا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

اور باور نہیں آتا تھا۔ کہ یہ آخری سلام ہوگا وہ میری بہن تھیں۔ اور سلسلہ کے کاموں میں میرا دست راست۔ اور سب احباب جماعت کی آپا جان۔ جلسہ سالانہ کے لئے میں معہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۲۶ دسمبر ۲½ بجے قادیان پہنچا۔ مضمون کی تیاری کچھ لاہور میں کی۔ اور کچھ راستہ میں۔ رات کو فکر میں نیند نہ آئی۔ بیمار ہمشیرہ کا تصور اور یہ خیال کہ ان کے پاس اپنا کوئی عزیز نہیں۔ ڈیڑھ بج گیا۔ کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ۔ اسی حالت بیقراری میں میں نے لیڈی ولنگڈن ہاسپٹل کے اپریشن روم میں اپنے تئیں کھڑا پایا میز پر ہمشیرہ لیٹی ہوئی ہیں۔ اور پیٹ چاک ہے۔ دریافت کرنے پر بتلایا گیا کہ ناف کے دائیں اور بائیں دو اپریشن ہوئے ہیں۔ میں نے پتہ کے اپریشن کے متعلق دریافت کیا۔ (ایکسریز کی تصویر میں پتے میں پتھری معلوم دیتی تھی۔ اور ہمارا یہ خیال تھا۔ کہ نقص پتہ میں ہے) مجھے بتلایا گیا۔ کہ یہ اپریشن نہیں کیا گیا۔ میں یہ منظر دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ اتنے میں اپریشن ہال میں شفق کی سی تاریکی چھا گئی۔ اور دیکھا کہ میر محمد اسمٰعیل صاحب اپریشن روم میں کھڑے ہیں۔ اور سخت گھبراہٹ میں ہیں۔ وہ یہ خبر سنکر آئے ہیں کہ ہمشیرہ کی Death یعنی موت ہوگئی ہے۔ لفظ Death ہی تھا جس سے ڈاکٹر صاحب موصوف کو اطلاع پہنچی۔ حضرت میر صاحب کے چہرہ پر جہاں گھبراہٹ کے آثار ہیں حیرت بھی نمایاں ہے۔ اور مجھ پر یہ اثر ہے کہ گویا انہیں یقین نہیں آتا۔ کہ موت کی خبر درست ہے۔ اور وہ حیرت زدہ ہو کر دریافت فرماتے ہیں Death ہوگئی؟ گویا یہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اور اس خبر پر یقین کرتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف جدوجہد کر رہے ہیں۔ شفق گہری ہوگئی — فضائے عالم شفق سے بھر گئی اور میں نے دیکھا۔ کہ فرشتوں کا تار چڑھاؤ ہے۔ جس سے ایک کہرام مچا ہوا ہے۔ اس وقت میں اپنے آپ میں نہیں۔ حضرت میر صاحب کو پھر دیکھتا ہوں کہ ان کے چہرہ سے شکن دور ہو گئے۔ وہ طبعی حالت میں پر سکون اور پر اطمینان نظر آئے۔ اس نظارہ کے بعد میں نے اپنے تئیں پھر اسی طرح بیدار غمزدہ بے قرار اور دہشت کی سی حالت میں پایا۔ اسی وقت اپنی اہلیہ کو جگایا۔ اور انہیں یہ ماجرا سنایا۔ شائد کہ کچھ دہشت کم ہو۔

اسمٰعیل نام سے میں آخری لمحات تک یہی سمجھتا رہا۔ کہ ہماری فریاد میں ضرور سنی جائیگی اور یہ یقین اس حد تک جاگزیں تھا۔ کہ ۵ مارچ اتوار کے دن جب گیارہ بجے کے قریب یہ اطلاع بذریعہ فون مجھے ملی۔ کہ کرنل روچہ جواب دے چکے ہیں۔ تو میں اپنے کامل ایمان اور یقین کا ہدیہ لے کر سیدھا مسجد مبارک میں گیا۔ اور سر بسجود ہو گیا۔ اور خدا ہی جانتا ہے۔ کہ کیا راز و نیاز اور زار و نزار کی حالت تھی۔ اللھم الیک شکوت بثی وحزنی ورضاک رضیت۔

اسی صبح میری پریشانی بڑھ چکی تھی۔ موٹر سائیکل پر جانے کا تہیہ کیا۔ مگر موٹر سائیکل کو تیار کرتے ہوئے اس کا پرزہ ٹوٹ گیا۔ شاید یہ اشارہ تھا۔ کہ اب اسباب زیست ختم ہو چکے ہیں مگر اسباب کا انقطاع بھی مرد مومن کو مایوس نہیں کر سکتا۔ میری روح جانگداز ہے میری آنکھیں آخری ملاقاتوں میں ہمشیرہ کے سامنے نیچی رہتیں۔ وہ ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ بھائی کی خوابیں سچی اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ میں ہمشیرہ کے سامنے شرمسار تھا۔ اب میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے بہت غلطی کی۔ اپنی طبعی زاری پر بھروسہ رکھا۔ اور مسنون طریق استخارہ کو نظر انداز کر دیا۔ یہ غلطی تھی اور شائد اسی غلطی کی وجہ سے نہایت واضح مکاشفہ اپنے مفہوم میں مشتبہ ہو گیا۔ یہ معلوم نہ ہوا۔ کہ اسمٰعیل سے مراد خود حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ہی ہیں۔ جو آخری دنوں میں ہمشیرہ کے پاس رہے۔ اور جدوجہد کرتے رہے۔

کون ہے جس کے کانوں میں موت کا گھڑیال کچھ وقفہ کے بعد نہیں بجتا۔ اور جیسے اس کی حسرتوں کا خون نہیں رلاتا مگر کم ہیں جو بیدار ہو کر بیدار رہیں۔ خدا تعالے کا ہر کام حکمت پر مبنی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے کی شان مصلحانہ ہمارا پیراہن بننے والی ہے اور وعدہ کے مطابق بہت سے نفوس کا تزکیہ ہونے والا ہے۔ ہمشیرہ کی موت تزکیہ نفوس کے لئے ایک نشتر کا کام دے رہی ہے۔ تمام احباب اس جانگداز حادثہ میں شریک ہیں۔ اور انہوں نے اپنی دعاؤں کے ذریعہ اس موت کو آگے پیچھے کرنے کے لئے جو کوشش کی ہے۔ وہ اس حدیث قدسی کا موضوع ہے۔ جس میں آتا ہے۔ کہ بعض بندے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کی موت کا جب وقت آتا ہے۔ تو اللہ تعالے کو بھی تردد ہوتا ہے۔ ہمشیرہ کی موت کا حادثہ بھی ایک عجیب منظر تھا۔ موت کے کئی حملے ہوئے — ہر بار دوستوں نے چیخ و پکار کر کے اس میں وقفہ ڈالوا لیا گویا یہ حادثہ ہمیں بتلا گیا۔ کہ وہ بندے جن کی موت کے متعلق خدا تعالے کو تردد ہوتا ہے۔ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جو خدا تعالے کی مخلوق کی بھلائی کے لئے وقف ہوں مخلوق نہیں چاہتی۔ کہ وہ ان سے جدا ہوں اور خدا تعالے جانتا ہے۔ کہ وہ گھڑی اٹل ہے۔ مگر اپنے بندوں کی ناز برداری میں کچھ توقف اور تردد کا سا نمونہ دکھلا دیتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک وہ بندہ ہو۔ جو بندگان خدا کے لئے بندۂ خدمت بن جائے۔ موت کے وقت لوگ نہ چاہیں کہ وہ ان سے جدا ہو۔ اور خدا بھی نہ چاہے۔ کہ ایسا بندہ ان سے جدا ہو۔

بہت سے احباب نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ بعض کو میں نے جواب دے دیا ہے۔ اور بعض کی تعزیت کا جواب اس وقت دیتا ہوں۔ یہ تعزیت ہمارے لئے بہت بڑی تعزیت ہے۔ کہ خلیفہ وقت کی ناز برداری اور لاکھوں احباب کی شفقت ساتھ لے کر پیاری ہمشیرہ ہم سے رخصت ہوئی وہ ابھی بچی تھی۔ کہ خواب میں دیکھا گیا۔ کہ اس معصوم بچی نے تاج پہنا ہوا ہے۔ اور آج وہ اپنے تاجدار سے تاجداری میں رخصت ہوئی فالحمد للہ علی ذالک

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مگر اے سوز دروں تو اسی طرح قائم رہ تیرے قائم رہنے میں ہی ہمارا تزکیہ ہے۔

حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کے احسانات کی یاد

آہ آپا سیدہ مریم! سراسر نیک ذات — کہہ رہے ہیں درد سے ہم گو نہیں کہنے کی بات

پھول جو مرجھا گیا گلشن میں کھل سکتا نہیں — ایک پتا بھی بغیر از حکم ہل سکتا نہیں

موت ہے قانون محکم زندگانی کا یہاں — ہے مگر اس موت کے پیچھے حیات جاوداں

زندگی تھی آپ کی اک صادقہ کی زندگی — جس نے بخشی تھی کئی ظلمت کدوں کو روشنی

لائق تحسین تھا وہ آپ کا حسن سلوک — آپ کی مہماں نوازی قابل رشک ملوک

یاد آتی ہیں ہمیں شفقت بھری باتیں تمام — دل میں ہے درد و الم کا رنج و غم کا اژدہام

آہ وہ اپنے غلاموں پر سدا رحم و کرم — کر کے وہ بندہ نوازی بانٹ لینا درد و غم

اختر ناچیز پر احسان ہیں وہ آپ کے — جو وفور شوق سے جزو رگ جاں بن گئے

جس طرح پر آپ نے اوروں پہ فرمائے کرم — آپ کی اولاد پر ہوں ان سے بڑھ کر دمبدم

یہ دعا ہے آپ کی اولاد سب شاداں رہے — ہر گھڑی ہر وقت زیر سایۂ یزداں رہے

وہ بڑھیں دنیا میں پھیلیں پھیل کر شمشاد ہوں — الفت رب دل میں ہو ہر فکر سے آزاد ہوں

خاکسار غلام محمد اختر راشننگ آفیسر نارتھ ویسٹرن ریلوے نیو دہلی

سندھ میں پراونشل احمدیہ تبلیغی کانفرنس

نبی سر روڈ ۲۰ مارچ۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔ ۱۵ مارچ کو محمد آباد میں پراونشل احمدیہ تبلیغی جلسہ ہوا۔ مولوی عبد الباقی صاحب

حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی غریب پروری

میں ۱۹۴۲ء کے رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک روز قادیان دارالامان گیا۔ اور وہاں رات کو ٹھہرا۔ مجھے سحری کے وقت لسی پینے کی عادت تھی۔ اس کا میں نے ایک دوست سے ذکر کیا۔ اور کہا کہ کوئی لسی کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ اس دوست نے بتایا۔ کہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ سحری کے وقت خود غربا میں لسی تقسیم کرتی ہیں۔ بندہ سحری کے وقت حضرت ام طاہر احمد صاحبہ کے دروازہ پر گیا۔ اور دستک دی۔ خادمہ آئی۔ اور کہا کہ حضرت سیدہ صاحبہ نام دریافت فرماتی ہیں۔ بندہ نے اپنا نام بتایا۔ اس کے بعد لسی اور اس میں قریباً چھٹانک مکھن بھیجدیا۔ اور فرمایا میاں محمد علی صبح آنا میں صبح گیا تو فرمایا آپ غریب ہیں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آپ کی درخواست پیش کردونگی۔ آپ مجھے لکھ کر دے دیں بندہ کبھی کبھی حاضر ہوتا۔ اور جب بھی ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کبھی خالی ہاتھ واپس نہ آیا۔ کبھی دس روپے کبھی پانچ روپے عطا فرما دیتے۔ اور ساتھ ہی یہ فرماتے پھر آنا۔

۱۹۴۲ء میں میں ٹائیفائڈ سے بہت سخت بیمار ہوگیا۔ اور غربت نے بہت تنگ کیا۔ میری بیوی میرے لئے دوائی لانے کی غرض سے جب قادیان جاتی۔ تو حضرت سیدہ مرحومہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتی اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں کہ کبھی بھی حضرت سیدہ نے میری بیوی کو خالی ہاتھ نہ بھیجا۔ پانچ دس روپے ضرور بطور امداد دے دیتے۔ اور ساتھ ہی تسلی دیتے۔ کہ اللہ حافظ ہے ہر عید الفطر کے موقعہ پر مناسب صدقہ فطر بھیجدیتے۔ اور جب کبھی بندہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں کوئی ضروری عریضہ ارسال کرنا ہوتا۔ حضرت ام طاہر احمد صاحبہ کے ذریعہ حضور کی خدمت اقدس میں ارسال کرتا۔ فوراً جواب آجاتا۔ غریبوں کو حضور کی طرف سے جب گندم ملتی۔ تو بندہ کو خود تحریک کرتے۔ کہ تم بھی درخواست دو۔ بندہ ان کے ذریعہ حضور کی خدمت میں درخواست دیتا۔ اور گندم عطا ہو جاتی اور کبھی کبھی حضور کی طرف سے نقدی بھی مل جاتی۔ اب کے رمضان کے مبارک ایام میں آپ حضور کے ہمراہ پہاڑ پر تشریف لے گئی تھیں۔ اس لئے بندہ عید الفطر پر ان کی خدمت میں حاضر ہوا مناسب حال مدد کردی۔ اور ساتھ ہی فرمایا میری طبیعت خراب ہے دعا کریں۔ میں نے علاج کے لئے جانا ہے واپس آکر آپ کی درخواست حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کردوں گی۔

غرض قادیان دارالامان کی غریب عورتوں اور مردوں کا ایک وسیلہ تو ٹوٹا ہی ہے۔ ہمارا یعنی باہر کے غریبوں کا ایک وسیلہ بھی چھن گیا۔ ہم اس انتظار میں تھے۔ کہ حضرت ام طاہر احمد صاحبہ شفایاب ہو کر قادیان دارالامان تشریف لائیں۔ تو ان کے فیض سے مستفیض ہوں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور ہمیں اور ان کی پیاری اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرے آنسو نہیں تھمتے۔

محمد علی احمدی نجومی فیض اللہ چک

یوم وقار عمل

طلبا کے امتحانات اور دوسری ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے یوم وقار عمل کی تاریخ تبدیل کی گئی۔ اب وقار عمل انشاء اللہ تعالےٰ ۳۱ امان ۱۳۲۳ ہش مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء کو منایا جائیگا۔ مقام عمل باب الانوار سے قادر آباد کو جانے والی سڑک ہوگی۔ کام انشاء اللہ ۸ بجے صبح شروع کردیا جائیگا۔ تمام خدام و انصار سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وقت کی پابندی ضرور کرینگے تاکہ وقت مقررہ پر کام ختم ہوسکے۔ اور احباب کو

شری کرشن جی کے دوبارہ آنے کا مطلب انہی کے کلام سے

شری یوگیراج کرشن علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :- اے بھارت یعنی ارجن جب جب دھرم کی کمی اور ادھرم کی زیادتی ہوتی ہے۔ تب تب ادھرم کو اٹھا دینے اور دھرم کو قائم کرنے کے لئے میں آپ اتپن ہوتا ہوں۔ (گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۷) اس شلوک میں شری یوگیراج کرشن جی علیہ السلام ارجن سے کہتے ہیں۔ کہ یہ ایشور کی سنت قدیمہ ہے۔ کہ وہ عین ضرورت کے وقت گناہوں کی کثرت کو مٹانے کے لئے اور سچے مذہب کو قائم رکھنے کے لئے اپنا بھگت بھیجتا ہے۔ اس میں کوئی سندیہ نہیں ہے۔

حضرت کرشن ثانی مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :-

"ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے۔ اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار ہوگا۔ جو کرشن کے صفات پر ہوگا اور اس کا بروز ہوگا۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ وہ میں ہوں"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱۶)

بعض ہندو معترض کہا کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا شلوک میں شری یوگیراج کرشن جی خود اپنے تئیں دوبارہ جنم لے کر ظاہر ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ اس لئے کس طرح یہ ممکن ہے کہ ہم مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو شری کرشن جی کا اوتار مان لیں۔

اس کے جواب میں میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ شری یوگیراج کرشن جی کے مذکورہ بالا فرمان کا کیا مطلب ہے۔ وہ فرماتے ہیں: "ہے ارجن پروہتوں میں سر لیشٹ پروہت برہسپتی مجھ کو ہی جان۔ سینا پتیوں میں سوامی کارتک میں ہی ہوں۔ رس سے بھرے ہوئے پدارتھوں میں ساگر میں ہی ہوں" (گیتا ادھیائے ۱۰ شلوک ۲۴)

پھر فرماتے ہیں "مہارشیوں میں بھرگو رشی میں ہوں" (گیتا ادھیائے ۱۰ شلوک ۲۵) دیو رشیوں میں نارد۔ گندھرووں میں چترتھ۔ سدھوں میں کپل میں ہی ہوں" (گیتا ادھیائے ۱۰ شلوک ۲۶) ... رام چندر جی میں ہوں (گیتا ادھیائے ۱۰ شلوک ۳۱) منیوں میں ویاس جی شاعروں میں شکر آچاریہ جی میں ہی ہوں۔ (گیتا ادھیائے ۱۰ شلوک ۳۷)

اس کے جواب میں ارجن جی شری یوگیراج کرشن علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہتے ہیں: "وایو۔ یم۔ اگنی۔ ورن۔ چندرما۔ پرجاپتی اور اندر کے پرپتا یعنی وشنو جی بھی آپ ہی ہو۔ آپ کو ہزار بار نمسکار کر کے بار بار بھی آپ کو نمسکار ہو" (گیتا ادھیائے ۱۱ شلوک ۳۹)

ان حوالہ جات پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ شری یوگیراج اپنے تئیں بہت سے رشیوں کا بروز بتاتے ہیں۔ ورنہ کون عقلمند یہ کہہ سکتا ہے کہ شری یوگیراج کرشن جی وہی شری رام چندر جی تھے۔ جو ماتا کوشلیا جی اور شری مہاراجہ دسرتھ جی کے پتر تھے۔ ہر صاحب عقل انسان یہ کہنے کے لئے مجبور ہے۔ کہ شری کرشن جی کا یہ کہنا کہ میں رام چندر جی ہوں۔ یہی معنے رکھتا ہے۔ کہ آپ صفات کے لحاظ سے رام چندر جی تھے۔ اسی طرح حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کرشن کے رنگ میں رنگین ہونے کی وجہ سے کرشن ہیں۔ چنانچہ حضور پُر نور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

"میں ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں۔ کہ میں گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پُر ہوگئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہئیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۱)

لاہور کی پریس کانفرنس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۵ مارچ کو بمقام لاہور ایک پریس کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ اور ایک نامہ نگار کے سوال کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۸۸۶ء کی مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی تفصیلاً بیان فرمائی۔ نیز فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں لاہور ہی میں ایک رؤیا کے ذریعہ بتایا گیا ہے۔ یہ پیشگوئی آپ کی ذات میں پوری ہو چکی ہے حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کے بیس سے زیادہ تبلیغی مشن مختلف ممالک میں قائم ہو چکے ہیں۔ اور احمدیت کے عقائد کی اشاعت کا کام بہت وسیع ہو چکا ہے اور یہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے نیز احمدیت کے منجانب اللہ ہونے کا ایک ثبوت ہے۔

حضور نے فرمایا۔ ۲۵ مبلغین جنہوں نے اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کیلئے وقف کر رکھی ہیں۔ وہ ٹریننگ لے رہے ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تجویز ہے کہ اس تعداد کو بہت جلد سو تک بڑھا دیا جائے۔

اپنے رؤیاء اور کشوف کی صداقت کے ثبوت میں حضور نے بتایا۔ کہ کس طرح آپ کو رؤیاء کے ذریعہ آپ کے حرم محترم سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے حالات قبل از وقت بتلائے گئے تھے۔ اور جنگ کے متعلق آپ کے کئی ایک رؤیاء کس طرح حرف بحرف درست ثابت ہو چکے ہیں۔

ایک نامہ نگار نے دریافت کیا۔ ہم مانتے ہیں کہ آپ کو واقعات کا قبل از وقت علم ہو سکتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا آپ ان حالات پر اثر انداز بھی ہو سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ میرا ایسا کوئی دعویٰ نہیں۔ تاہم آپ نے برٹش گورنمنٹ کو یہ پیشکش کی تھی۔ کہ اگر وہ معیّن درخواست کرے۔ اور خدائے واحد پر ایمان کا اعلان کرے۔ تو آپ برطانیہ کی فتح کے لئے دعا کریں گے۔ اور آپ کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے کامیاب کر دے گا۔

ایک اور رپورٹر نے دریافت کیا۔ کہ کیا پیشگوئیاں کرنے کا کمال کسبی ہے یعنی اسے کوشش سے حاصل کیا جا سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا۔ نہیں۔ سپر چولسٹ صحیح یا غلط طور پر حال اور ماضی کے متعلق تو ایسا دعوےٰ کرتے ہیں مگر مستقبل کے متعلق ان کا بھی کوئی دعوےٰ نہیں۔ یہ محض موہبت الٰہی ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ آپ کے عہد خلافت میں احمدیت کو جو کامیابیاں ہوئی ہیں۔ وہ دیگر دنیوی تحریکات کی کامیابیوں سے بالکل مختلف نوعیت کی ہیں۔ آپ کی کامیابیوں کے متعلق تو پیشگوئیاں موجود تھیں۔ مگر دوسرے کسی کے متعلق کوئی ایسی پیشگوئی نہیں۔

ایک رپورٹر نے کہا۔ کہ آپ کا خیال ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ دنیا کا تمدنی اور اخلاقی نظام صحیح اصولوں پر قائم ہوگا۔ حضور نے جواب میں فرمایا۔ کہ نئے نظامِ عالم کی سکیم تو قرآن کریم میں موجود ہے۔ میرا کام صرف اتنا ہے۔ کہ اس سکیم کو زمانے کی ضرورت کے مطابق دنیا میں قائم کروں۔

سیرۃ اُم المومنین کے متعلق ضروری اطلاع

(۱) میرے گذشتہ اعلان پر جن احباب نے سیرۃ ام المومنین کی قیمت بھیجنے اور کتاب نہ پہنچنے کی اطلاع دی ہے انکو کتابیں سلسلہ وار بذریعہ ڈاک بھیجی جا رہی ہیں۔ اس لئے کہ رجسٹری کا محصول دوچند ہوتا ہے مجھے امید ہے۔ ایسے احباب خود محصول ڈاک بذریعہ ٹکٹوں کے بھیج دینگے۔

(۲) بعض احباب حصہ دوم کی قیمت بھیج رہے ہیں۔ جب تک دوسرا اعلان نہ ہو۔ کوئی صاحب ابھی قیمت ارسال نہ فرمائیں۔ میں ایسے مخلصین کے اخلاص و اشتیاق کے لئے جزاکم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں۔

(۳) کتاب کا تئیں کے متعلق تمام تر ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اس لئے احباب مطالبہ کے خطوط میرے نام معرفت سیٹھ صاحب لکھیں۔ حصہ دوم اور تالیفات محمود احمد عرفانی مرحوم کے متعلق علیٰحدہ اعلان کا انتظار کریں۔ خاکسار یعقوب علی عرفانی کبیر، الٰہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن۔

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چُست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیم یافتہ غیر احمدی و غیر مسلم کے پتے روانہ کرے۔ معہ ہر پتہ چار آنہ کے ٹکٹ۔ اس کے عوض ان کو اردو یا انگریزی مناسب لٹریچر روانہ کیا جائے گا۔ اس طرح بفضلِ خدا تمام ہندوستان میں جلد تبلیغ ہو جائے گی ❖

عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد (دکن)

اسقاط کا مجرب علاج — حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول و شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین، خوبصورت، تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۲ہ

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اولؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

مارچ کی رعایت کے متعلق آخری اطلاع

ضروری اطلاع۔ اچھی طرح نوٹ کر لیں!

اپنی پُرانی بات کو پورا کرنے کے لئے ہم نے اعلان کر دیا تھا کہ مہنگائی سے پہلے کی بنی ہوئی ادویات اور پُرانی چھپی ہوئی کتب کو مارچ میں نصف قیمت پر دیا جاوے گا۔ ہمارے مہربان فہرست رعایتی منگوا کر فائدہ اٹھا دیں اور بہت سے دوست بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان اصحاب کی خاطر جن کو وقت پر پتہ نہیں لگا۔ آج یہ آخری اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر رعایتی فہرست یا اخبارات کے اشتہارات مکمل نہ پڑھے ہوں۔ تو بہت جلدی فہرست طلب کریں۔ اور ساتھ ہی اپنی ضرورت کے مطابق کچھ روپیہ جمع کرا دیں۔ کیونکہ جو بھائی ۳۱ مارچ سے پہلے پہلے روپیہ جمع کرا دینگے۔ انکو وہ روپیہ ختم ہونے تک جب جب چاہیں۔ ادویات و کتب

سال بھر تک اس آدھی قیمت پر مل سکیں گی

سوائے ان کے جو اُن کا آرڈر آنے تک ختم ہو جاوینگی۔ اب بھی جو فائدہ نہ اٹھاوے۔ اس کی اپنی غلطی ہوگی۔ یاد رہے کہ رعایتی فہرست کے علاوہ سب ادویات پر صرف دو آنہ فی روپیہ مہنگائی کا زائد لیا جاتا ہے۔ جن ادویات میں سونا شامل ہے۔ اُن پر ۴ر فی روپیہ زیادہ لگایا جاتا ہے امرت دھارا کی کئی چیزیں اتنی مہنگی ہو گئی ہیں اگر یہی حالت زیادہ دیر تک رہی تو چوگنی قیمت پر بھی ملنی مشکل ہوگی۔ اسوقت تک جیسے بھی انتظام کر کے ہم نے صرف دو آنہ فی روپیہ بڑھایا ہے اب یکم اپریل سے چار آنہ فی روپیہ بڑھایا جاویگا۔ استعمال کرنے والوں کو کچھ شیشیاں جلدی منگوا کر رکھنی چاہئیں۔ ایجنٹوں کے آرڈر اب ۲ر فی روپیہ مہنگائی پر منظور نہ ہوں گے۔

المشتہر

مینجنگ ڈائرکٹر امرت دھارا فارمیسی لمیٹڈ لاہور

سُرخ پنسل کا نشان

جن اصحاب کا چندہ ختم ہو چکا ہو یا ۲۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی اطلاع کیلئے ان کے پتوں کی چٹوں پر سُرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ۹ اپریل ۱۹۴۴ء تک چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں یا مجلس شاورت پر آتے وقت یا آنے والے احباب کے ہاتھ بھجوا دیں۔ بصورت عدم ادائیگی چندہ ۱۰ اپریل ۱۹۴۴ء کو وی پی ارسال کردئے جائیں گے۔

(مینجر الفضل قادیان)

جاپانی وعدے

ذرا غور کیجئے جاپانیوں کے قول و فعل میں کیا زمین و آسمان کا فرق ہے۔ کسی ملک میں پہونچنے سے پہلے وہ کیسے سبز باغ دکھاتے ہیں اور کیسے پُر فریب وعدے کرتے ہیں۔ مشکو چین کی زندگی۔ عالی شان عمارتیں۔ زراعت کی ترقی۔ ملک کی خوشحالی۔ غرض وہ کسی وعدے سے نہیں چوکتے۔ مگر جب ملک تسخیر ہو جاتا ہے تو گھر اجڑ جاتے ہیں اور بستیاں ویران ہو جاتی ہیں۔ وہ ہر چیز برباد کرتے ہیں بناتے کچھ نہیں۔ کارخانوں۔ فصلوں اور خود انسانوں کو وہ بے دھڑک لوٹ لیتے ہیں اور اس کے بدلے دیتے کیا ہیں؟ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ آج تک کسی ملک کسی صوبے یا کسی شہر کا جاپانی قبضے سے بھلا نہیں ہوا۔

یہ ہے جاپانیوں کی اصل حقیقت۔ ان کے مذہب ان کی روایات اور ان کی فوجی زندگی نے ان میں شرافت و شائستگی۔ دیانت داری یا رحم دلی کا نام و نشان تک باقی نہیں رکھا ہے۔ وہ بین الاقوامی معاہدوں کو حقارت سے ٹھکرا دیتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے [illegible] کی عقل درست نہیں ہے اور ان کے سر پر جنون سوار ہے۔ ان کا علاج صرف ایک ہی ہو سکتا ہے یعنی ان کی فوجی طاقت کو پامال کر دیا جائے۔ ایشیا اور ساری دنیا کی سلامتی اسی میں ہے کہ ہم جاپانیوں کو بلا شرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نیپلز ۲۱ مارچ۔ دسووس کا آتش فشاں پہاڑ گزشتہ چوبیس گھنٹوں سے خطرناک شکل اختیار کر رہا ہے۔ ۱۹۰۶ء کی آتش فشانی کے بعد اس نے کبھی ایسی خوفناک شکل اختیار نہیں کی تھی۔ اتحادیوں کے لئے اس سے خطرہ بڑھ رہا ہے۔ کاسینو کے محاذ پر گورکھا فوج کا ایک دستہ ہندوستانی فوج سے کٹ گیا۔ بعد میں گورکھوں کا ایک اور دستہ بھی اس سے جاملا۔ ایک ہندوستانی دستہ نے اسے بڑی مشکل سے رسد کا سامان پہنچایا آج صبح پیراشوٹوں کے ذریعہ خوراک اور کارتوس پھینکے گئے۔ جرمن فوج کاسینو شہر میں زبردست مقابلہ کر رہی ہے۔

لاہور ۲۱ مارچ۔ خاکسار تحریک کے بانی جناب مشرقی صاحب کے خلاف ان کے لڑکے مسٹر احسان احمد نے عدالت میں خرچہ دلائے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ مدعی کا بیان ہے کہ جناب مشرقی صاحب نے میری والدہ جنت بیگم سے باقاعدہ طور پر نکاح کیا۔ اور اس کے بطن سے میں پیدا ہوا۔ بعد ازاں انہوں نے میری والدہ کو رکھنے اور گذارہ دینے سے انکار کر دیا۔ میری والدہ ان کے پیچھے مدراس تک گئی۔ مگر انہوں نے پروا نہ کی۔

الجزائر ۲۱ مارچ۔ مارشل پیٹان کے ساتھی سابق وزیر موسیو پوشیو کو کل صبح سرکاری حکم سے گولی سے اڑا دیا گیا۔ موسیو پوشیو کو چھ الزامات میں موت کی سزا ہوئی تھی۔ انہوں نے جنرل ڈیگال کو رحم کی درخواست پیش کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ مگر ان کے بھائی نے رحم کی درخواست پیش کی۔ جو نامنظور کر دی گئی۔

بمبئی ۲۱ مارچ۔ جمعیت العلماء بمبئی نے پریذیڈنٹ روزویلٹ۔ وزیر اعظم برطانیہ اور لارڈ ویول کو تار بھیجے ہیں۔ جن میں مسٹر روزویلٹ کے "یہود نواز" خیالات کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ ۱۹۴۴ء سے فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بند کر دیا جائے۔ اور عربوں کی نیشنل سٹیٹ قائم کی جائے۔

امرتسر ۲۱ مارچ۔ امرتسر مارکیٹ میں جو کپڑا اسر بمہر کیا گیا تھا۔ اس میں ۱۹ لاکھ گز کو مہر لگا کر واپس کر دیا گیا ہے۔ مہریں لگانے کی فیس دو لاکھ روپیہ وصول کی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ سنٹرل اسمبلی میں مسٹر عبدالرشید چودھری نے یہ انکشاف کیا ہے کہ امریکنوں نے ہندوستان میں نیو واشنگٹن نام کا ایک نیا شہر آباد کیا ہے۔ جس کے بازار روزویلٹ اور ولکی کے نام پر ہیں۔

برلن ۲۱ مارچ۔ جرمن دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اس افواہ کی تردید کر دی ہے کہ ہٹلر نے صلح کی تحریک کی ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا کہنا ہے کہ آئندہ بھی اس قسم کی افواہ جو پھیلائی جائے گی۔ بے بنیاد ہوگی۔

لاہور ۲۱ مارچ۔ کل یہاں جو مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس ہوئی۔ اس میں منتظموں نے نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کے لئے پردے کے پیچھے بیٹھنے کا انتظام کیا تھا۔ مگر جب کانفرنس شروع ہوئی۔ تو انہوں نے پردے میں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اور منتظموں کو اعلان کرنا پڑا۔ کہ جو خواتین پردے سے باہر آکر بیٹھنا چاہیں۔ انہیں ایسا کرنے کی آزادی ہے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ پارلیمنٹ کے ۷۰ سوشلسٹ لبرل اور انڈی پنڈنٹ ممبروں نے مسٹر چرچل کے ایک بیان پر بحث کی تحریک پیش کی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ جرمنی حق کے طور پر مطالبہ نہیں کر سکتا کہ اس پر اٹلانٹک چارٹر کا اطلاق ہونا چاہیئے جب مسٹر چرچل سے کہا گیا کہ وہ اس تحریک پر بحث کے لئے وقت مقرر کریں تو انہوں نے کہا کہ تحریک کا لب لہجہ مخالفانہ ہے اور یہ ایک تحریک ملامت ہے۔ جبتک کافی تعداد میں ممبر اس کی حمایت نہ کریں گے۔ گورنمنٹ اس بحث کے لئے وقت مقرر نہیں کرے گی۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ حال ہی میں جب برطانی فوجیں ہوائی جہازوں کے ذریعہ شمالی برما میں بھیجی گئیں۔ تاکہ وہاں ایک ہوائی اڈہ قائم کریں تو ان کے ساتھ خچریں اور دیگر لادو جانور بھی بھیجے گئے۔ اس سے پیشتر یہ سمجھا جاتا تھا کہ خچریں وغیرہ جانور ہوائی جہاز میں سفر نہیں کر سکتے۔ چنانچہ جب یہ خچریں بھیجی گئیں تو ان میں سے ایک نے ڈر کر ہوائی جہاز کے کمرے کو دولتیاں مار کر توڑنے کی کوشش کی۔ اس پر اسے گولی مار دی گئی۔ اراکان کی مہم کے دوران میں کئی زندہ بیل ہوائی جہازوں کے ذریعہ ساتویں ڈویژن کے رقبہ میں پہنچائے گئے۔

برلن ۲۱ مارچ۔ جرمن اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ونسا کو خالی کر دیا گیا ہے۔ یوکرین سے لے کر ڈنیسٹر تک دشمن کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ کاسینو کے لئے لڑائی ابھی جاری ہے۔ دشمن کو اس کی چوکیوں میں کمک پہنچ گئی ہے۔ اور وہ سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ اونچی جگہ پر ہونے کی وجہ سے اسے کچھ آسانی بھی ہے۔ اور وہ شہر پر بڑے زور کی گولہ باری کر رہا ہے۔ تاہم نیوزی لینڈ کے سپاہی دشمن کی قلعہ بندیوں کو برابر برباد کر رہے ہیں۔ پانچویں فوج کے دستوں نے دشمن پر دو حملے کئے اور اسے کافی جانی نقصان پہنچایا۔ آٹھویں فوج کے محاذ پر فریقین ایک دوسرے پر سخت گولہ باری کر رہے ہیں۔ دسووس کے آتش فشاں پہاڑ سے جو لاوا نکل رہا ہے۔ اس نے دو گاؤں برباد کر دئے۔ مگر جانی نقصان نہیں ہوا کیونکہ وہ پہلے سے خالی کرائے جاچکے تھے

ہیلسنکی ۲۱ مارچ۔ فن ریڈیو نے یہ اعلان کیا ہے کہ فن گورنمنٹ نے روس کی شرائط صلح کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ سوویٹ گورنمنٹ نے رومانیہ کو کوئی صلح کی شرائط نہیں بھیجیں۔

دہلی ۲۱ مارچ۔ فنانس بل کی دوسری خواندگی پر آج بھی بحث جاری رہی۔ سر سلطان احمد نے ہاؤس سے درخواست کی۔ کہ اس بل پر بحث جمعہ تک ختم کر دی جائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اگلے ہفتہ تک یہ بحث ختم نہ ہو سکے گی۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ برطانی طیاروں نے بورڈو سے پانچ میل شمال مشرق میں گولہ بارود کے ایک کارخانہ پر حملہ کیا۔

دہلی ۲۱ مارچ۔ جنرل سٹلول کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ چینی اور گورکھا فوجوں نے برما میں ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اور چینی فوج نے اپنی چوکیاں آگے بڑھائی ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ مارچ۔ بحرالکاہل میں برطانی آبدوزوں نے سات جاپانی جہازوں کو ڈبو دیا ہے۔ جو رسد لے جا رہے تھے اور دو کو سخت نقصان پہنچایا۔ ملاکا کی آبنائے میں دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کر کے دو پر تارپیڈو کے نشانے لگائے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ خبر آئی ہے کہ جرمنی نے ہنگری پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ جنرل ڈٹماز نے جرمنوں کو جو وارننگ دی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرقی محاذ پر جرمنوں کو مشکل حالات کا سامنا ہے۔ جب سے جنگ چھڑی ہے۔ پہلی مرتبہ جرمن اخبارات خوراک کی صورت حالات کے متعلق تشویش ظاہر کر رہے ہیں۔ جرمنی میں یہ شکایت پائی جاتی ہے کہ ہوائی جہاز اور ٹینک کم مقدار میں تیار ہو رہے ہیں۔ ان دنوں کپڑے کی بھی سخت قلت ہے۔ پہلے صرف ان لوگوں کو کپڑا مہیا کیا جاتا ہے۔ جن کا ہوائی حملوں میں سب کچھ تباہ ہو چکا ہو۔ چالیس لاکھ سے زیادہ اشخاص کے مکان تباہ ہو چکے ہیں اور ان میں اکثر و بیشتر اپنا اثاثہ بھی کھو چکے ہیں +